

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم
گورنمنٹ کالج، فیصل آباد

قرآن حکیم اور عظمت صحابہ کرامؓ

الحمد لله رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کے تمام پہلو اور زاویے حیرت انگیز اور بے مثل ہیں۔ ایسا ہی ایک پہلو یگانہ روزگار اور انوکھا معجزہ بھی ہے، جو دیگر معجزات پر بھاری ہے۔ یہ ہے انسانی دلوں اور ذہنوں کی تسخیر..... انسان کائنات کی سب سے پراسرار، پیچیدہ اور حیرت انگیز چیز ہے۔ جسے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیک نظر مسخر کر لیا۔ یہ تسخیر جسموں کی نہیں، دلوں کی تھی۔ جس نے ایک بار ذات گرامی کو دیکھا، دیوانہ ہو گیا۔ ایک بار سنا۔ فریفتہ و شیدا ہو گیا۔ نبی کریمؐ کے فیضانِ نظر نے ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ عقل و فکر، شعور و آگاہی سب یکسر بدل کر رہ گئے۔ ان پاکیزہ نفوس نے نور کے اس نیرو تاہاں منارہ سے روشنی لیکر اپنے من میں اجالے کئے۔ انہیں دیکھا، سنا تو ہر حرف، ہر لمحہ اور ہر جنبش کو اسوۂ عمل بنالیا۔ لہجوں میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ اونٹوں کے چرانے والے دنیا میں تہذیب و تمدن کی شمعیں روشن کرنے لگے۔ بات بات پر طوار نکالنے والے، خون کے دریا بہانے، صدیوں کی دشمنیاں پالنے والے، اب سمعنا، اطعنا۔ ہم نے سنا اور مان لیا کا اعلان کرنے لگے، اپنے حسب و نسب پر فخر و غرور کرنے، شان و شوکت پر اترنے والے اس ذات والا تبار پر فداہ ابی وامی..... اپنے ماں باپ قربان کرنے لگے۔ پتھروں کی طرح سخت دل خوف الہی سے معمور ہو گئے۔ اپنی خاطر ٹٹنے والے دوسرے کیلئے قربانی و ایثار کے خوگر ہو گئے۔ کفر و نفاق کی جگہ صدق و صفا، خلوص و وفائے لے لی۔ حرص و حوص کی بجائے فقر و غنا خویزی اور سفا کی کی بجائے اخوت و محبت کا چلن ہوا۔ دنیا کی راحتوں پر مرٹنے والے آخرت کی نعمتوں کے متمنی اور مشفق ہو گئے۔

یقیناً یہ معجزہ یہی تھا۔ ایک تابعدار زندہ و جاوید رہنے والا معجزہ۔ کہ بیک نظر، بیک لمحہ اتنا بڑا انقلاب برپا ہوا۔ کہ چند ہی سالوں میں جبہ الوداع تک ایک لاکھ چوبیس ہزار سے بھی زائد ایسے پاکیزہ نفوس کی جماعت وجود میں آگئی۔ جن میں سے ہر ایک کی حیات۔ ہر ایک کا کردار۔ سرکار دو جہاں کی حیات مقدسہ کا عکس تھا۔ اعلیٰ اخلاق، عفت و پاکبازی، حق گوئی و بے باکی، دیانت و امانت، عدل و انصاف، گفتار و کردار، توکل و استغناء، شجاعت و استقامت، قربانی و ایثار، جاں فروشی و جانثاری کے روشن منارے دشت و چمن میں سحر کرنے لگے۔ روشنی و ہدایت کے یہ ستارے قیامت تک آنے والوں

کے راہنما و راہبر قرار پائے۔ انہی کے بارے میں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اصحابی کالجوم۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ”باہم اقتدیتم اقتدیتم“ ان میں سے جیسے بھی تم پیشوا بنالو ہدایت پالو گے۔ اپنے صحابہ کے بارے میں نبی کریمؐ نے امت کو تنبیہ کی۔ اللہ اللہ فی اصحابی۔ میرے اصحاب کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ ”لاتخذوہم من بعدی غرضاً“ میرے بعد انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ سے محبت کا معیار میرے اصحاب سے بھی محبت ہے۔ ان سے نفرت و بغض مجھ سے نفرت و بغض ہے۔ انہیں ایذا دینا مجھے ایذا دینے کے مصداق ہے۔ اور مجھے ایذا دینا اللہ کو ایذا دینا ہے۔ یہ پاکیزہ نفوس اور مقدس ہستیاں وہ ہیں جنہیں قرآن حکیم نے بڑی عظمت و مرتب سے نوازا ہے۔ نہ صرف قرآن بلکہ انکا ذکر اپنے آقا و مولا کے ساتھ تورات و انجیل میں بھی بیان ہوا ہے۔ ”مٹھم فی التوراة والانجیل“ قرآن مجید میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و بلند مرتب کا جا بجا ذکر موجود ہے۔ سورۃ فاطر میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے منتخب بندے اور کتاب کے وارث قرار دیکر خصوصی سلام بھیجا۔ ”وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ“ اور فرمایا:

”اور میں کتاب الذین اصطفینا من عبادنا“ دراصل یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آنحضورؐ کی زبانی دعوت حق سنی تو فوراً اسے قبول کیا۔ اور اسکی خاطر ہر طرح کا ستم اور ظلم سہا۔ قرآن نے خود ان اصحاب کرامؓ کا قول بیان کیا: ”ربنا اننا سمعنا منادینا یدعی للایمان ان آمنو برکبکم فامنا“ (آل عمران ۱۹۳) اللہ کریم نے ان کے لئے افضل اور رضا کا اعلان کیا۔ جنہوں نے راہ حق میں اپنے گھر اور مال لٹا دیے۔ ”للفقراء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یتبعون فضلًا من اللہ ورضوانا“ (الحشر) قرآن نے انہیں دین حق کی راہ پر ”الساہقون الاولون“ قرار دیا اور فرمایا: ”رضی اللہ عنہم ورضوانہ“ کہ اللہ بھی ان سے راضی ہوا، اور یہ بھی اپنے مالک و آقا کی نعمتوں اور عنایات پر راضی ہو گئے۔ اور ان کیلئے جنت کا انعام اور وہاں ہمیشہ قیام کا وعدہ فرمایا اور اسے ”الفوزا لعظیم“ یعنی بڑی کامیابی قرار دیا (توبہ ۱۰۰) قرآن مجید نے ان صحابہ کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: ”رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ“ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔ قرآن نے انہیں خیرۃ اور ”امۃ وسط“ قرار دے کر نیکی پھیلانے اور بدی کی بچ کئی کا منصب سونپا۔ اور یہ بھی فرمایا: کہ قیامت کے روز جب لوگ رسوائی کے خوف سے پریشان ہونگے۔ اللہ انہیں رسوائی سے بچائے گا۔

”یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ“ قرآن کریم نے ان اصحاب نبی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام و مرتبہ کے علاوہ ان کی صفات، بھی بیان فرمائیں۔ جن کی وجہ سے انہیں نبی کی قربت اور اپنے مالک و آقا کی رضا و مغفرت اور اجر عظیم رزق کریم اور فوز عظیم کی بشارتیں عطا ہوئیں۔ قرآن نے انہیں اولئک ہم المؤمنون۔ حقیقی مومن۔ الصادقون۔ سچے لوگ۔ الراشدون۔ ہدایت یافتہ۔ المفلحون۔ فلاح

یافتہ۔ الفارزون۔ کامیاب قرار دیا۔ اس لیے کہ انہوں نے ایمان کو اپنے دلوں میں جگہ دی۔ کفر، فسق اور آقا کی نافرمانی سے قوی و عملی کنارہ کشی اختیار کی۔ یہ لوگ گناہ کبیرہ۔ الفواحش۔ یعنی فحش باتوں اور برے اعمال سے اجتناب کرتے رہے، اور جب غصہ میں ہوتے تو معاف کر دیتے۔ ”واذا ما غضبوا هم يغفرون“ یہ لوگ اپنی خواہشات اور ضروریات کو قربان کر کے اپنے ساتھیوں کی ضروریات کو ترجیح دینے والے تھے۔ ”یوثرن علی النفس ولو کان بهم خصاصة (المشر) محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ساتھی قرآن کی نظر میں رحماء بینہم۔ حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم اور اشداء علی الکفار۔ ترم حق و باطل میں فولاد۔ یعنی دشمن کیلئے سخت اور دوست کیلئے نرم۔ شب و روز اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز۔ رکعاً سجداً۔ ایک اور جگہ یوں بیان فرمایا ”یتہیون لرہم سجداً وقیاناً“ کہ یہ لوگ اپنی راعیں قیام و سجود میں گزارتے ہیں۔ سورۃ السجدہ میں اس بات کو اس طرح بیان کیا گیا کہ ”تجتانی جنوہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفاً وطعناً“ کہ اپنے رب کے خوف اور مغفرت کی امید میں انکے پہلو بستروں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ ان کی ایک صفت ”ومما رزقہم یشفقون“ کہ اللہ کے عطا کردہ مال میں سے اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں بھی بیان کی گئی۔ قرآن نئے ہدایت کے ان میناروں کی کچھ اور صفات بیان کیں۔ ”یمشون علی الارض ہونا“ یہ زمین پر آہستہ آہستہ چلتے ہیں۔ یعنی فخر و تکبر سے پاک چال اور ”اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتسروا“ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی اور اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔

اصحاب نبیؐ اپنے رب پر ایمان لائے، اپنے آقاؐ مولانا پر فدا و نثار ہوئے۔ انکے فرمان پر سر تسلیم خم کیا۔ اور انکے ہر قول و عمل کے مطابق اپنی ساری زندگی بدل کر رکھ دی۔ اپنے مولا کے حکم پر جان و مال سے جہاد کیا۔ اور راہ خدا میں ہجرت بھی کی۔ یہ وہ لوگ تھے۔ ”الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم“ جب اللہ کا ذکر ہوتا تو انکے دل خوف زدہ ہو جاتے۔ ”واذا علیت علیہم آیات زادتهم ایماناً“ اور جب انکے سامنے رب کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا۔ یہ وہ لوگ تھے کہ اپنے آقا و مولا کے فرمان کو نہیں ٹالا، نہ لیت و لعل سے کام لیا۔ نہ سوچ بچار میں پڑے اور نہ کسی معصیت کا شکار ہوئے۔ جو نبی اللہ رسول کا حکم پہنچا، رضا معلوم ہوئی۔ اپنا سب کچھ مطیع بنا دیا۔ اصحاب نبیؐ کی حیات طیبہ کے یہ نقوش قرآن عظیم کے صفحات پر نابہد روشن رہیں گے۔ اور قیامت تک انسانیت کیلئے راہنما اور ہدایت کا مرکز و منبع رہیں گے۔ امت مسلمہ آج بھی اور ہر دور میں انہی سے ایمان کا نور حاصل کرتی رہے گی۔ مگر محض تذکروں، یادوں اور باتوں سے نہیں۔ اسی طرز حیات، اسی اسوۂ عمل کو اپنا کر، انہی مقدس ہستیوں کے نقش قدم پر چل کر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)